ملک ڈالی ہے جب سے بنائے تیغ ستم
بنا ہے اُسکے پئے امتحان حسینؑ غریب

غرض سبھون نے ہر طرح اُس کو سمجھایا
یہان دشت بلا مین باقربا آیا ہے
ولے کسو کا نہ خاطر مین وہ سخن لایا
اسیر و غمی آسمان حسینؑ غریب

اب اس سے آگے جو گذرا ہے اُسپہ رنج و تعب
بغیر دفن و کفن یہ تو جانتے ہین سب
بیان کو اُسکے تو کرتا ہے شیخ حد ادب
کہ خاک و خون کے رہا درمیان حسینؑ غریب

اگرچہ مرثیہ کہنا سبھون کو آتا ہے
کہ سننے والون کا جنت مین گھر بناتا ہے
ولے مین کیا کہون اسطرح تو رلاتا ہے
جزا دے اسکی تجھے مہربان حسینؑ غریب

مرثیہ در شہادت فرزندان حضرت مسلم

دیکھکر مجھکو مین مضطرب الحال نسیم
بولی مسلم کے سنے ہونگے وے دو تھے جو یتیم
پوچھا کیون ڈھونڈھتی ہے آج تو یہ بغت قلیم
ایک کا نام محمدؐ تھا دوم ابراہیم

باپ کے بعد وہ تھے کوفے مین قاضی کے گھر
روکے اُسنے یہ لگا کہنے کہ سنتے ہو پسر
قاضی کے قتل کی مسلم کے سنی وان جو خبر
ابن مرجانہ ملعون ہے بدبخت لئیم

پھیری ہے اُن نے منادی کہ پسر مسلم کے
غارت و قتل سے وہ صاحب خانہ نہ بچے
جسکے گھر مین یہ سنون گا کہ وہ بیٹھے ہین چھپے
پس مناسب نہین اس شکل مین تم یان ہو مقیم

قافلہ کوفے سے جاتا ہے مدینے کے تئین
جاؤ ساکن ہو تم اُس جا کسی گوشہ مین کہین
وان سے بہتر کوئی جا کہ تمھین اب اور نہین
تا کہ یہ کافر ملعون ہو واصل بہ جحیم

غرض اس قافلے کے شب وہ ہوئے تھے ہمراہ
مین انھین ڈھونڈھتی پھرتی ہون کہ تا ہو کے تباہ
صبح بھی ہونے نہ پائی کہ انھین بھولی راہ
ہو نہ جاوین وہ دو معصوم گرفتار غنیم

یہ سخن کہتے تھے آپس مین کہ اس اثنا مین
اُنکی حالت کا سبب اُس سے جو مین پوچھا مین
پہونچا اک شخص کیے خاک بسر اُس جا مین
رو کے بولا وہ کہ اس غم سے مرا دل ہے دو نیم

کیا کہے آگے مین اظہار کرون یہ روداد
نکلے تھے کوفے سے اک قافلے مین وہ برباد
کہ دو طفل آج ہوئے ظلم سے خون کر برباد
ابن مرجانہ کا تھا بسکہ دل اُنکے مین بیم

قافلہ مین چلا جلد قضا را ناگاہ
ہو گئی صبح تو اک نخل مین لائے وہ پناہ
رہ گئے پیچھے وہ دو معصوم گم اُنسے ہوئی راہ
نیچے اُس نخل کے اک آب کا چشمہ تھا قدیم

www.emarsiya.com

وارد اس جا ہوئی آکر زن حارث کی کنیز
پانی مین دیکھ کے جو عکس کیے اُن نے تمیز

دیکھکر اُن سے کہا اُن نے کہ صاحبزادو
کس لیے آن کے اس نخل تلے بیٹھے ہو

سنکے بولے کہ دو فرزند ہین مسلم کے ہم
نہ کوئی دوست ہے اسجا نہ کوئی ہی ہمدم

تب کہا اُن نے کہ تم پر مین جاؤن قربان
چلکے تم گھر مین رہو اُسکے کوئی دم مہمان

غرض اُس جا پہ جو وہ خادمہ کرتی تھی سخن
لیگئی بی بی کنے اُن کو بزیر دامن

پوچھا خاتون نے یہ ہین کون جو آئے ہین یان
سنتے ہی بی بی قدم پر گری ہوکر گریان

پھر لگی کہنے کرون آپ کو مین تم پہ فدا
بولے یہ ہمکو مدینے تو اگر دے بھجوا دو

کہا اُن نے کہ یہ حاجت زدل و جان ہو قبول
ماحضر کیجیے کچھ نوش نہ دل رکھیے ملول

کھانا انکو جس گھڑی خاتون نے انھین کھلوایا
کرکے چپکی انھین اُس فرش اوپر سلوایا

تھی تردد مین مدارات ہی کے وہ خاتون
یہ کہا زن سے مشوش تجھے کچھ پاتا ہون

قطع کر اُسکے سخن کو یہ دیا اُن نے جواب
بولا مین صبح سے تا شام یہ کھینچا ہی عذاب

آج کوفے سے کیا بیٹون نے مسلم کے فرار
ہوا وہ اسپ جسے دیکے لیا سو دینار

سنکے وہ مومنہ بولی کہ ترے ہی کمبخت

اُنکی بی بی رکھے تھی آل محمد کو عزیز
آئی وان اُنکو نظر شکل دو خورشید [illegible]

ہوئے تم کون نشان اپنے گھرانے کا دو
کون سی تم پہ کہو ایسی مصیبت ہے عظیم

باپ کوفے مین موا آکے تہ تیغ ستم
آسرا ہمکو کسی کا نہین جز رب کریم

ایک بی بی نے کہا مری تم پہ فدا از دل و جان
رکھے گی تمکو نہایت بتواضع تکریم

گویا آئی تھی قضا اُن کے گئے ہو صورت زن
کہا اُس سے یہ عزیز ہین کہ اُن [illegible]یم

تب کیا جاریہ نے صورت احوال بیان
پاس لے بیٹھی انھین کرکے سلام و تسلیم

ہوئے حاجت کچھ اگر تم کو تو دو[illegible] فرما
اجر مین اُسکے خدا دیوے تجھے [illegible] نعیم

بھیجنے کا تمھین ہو جائیگا وان تک گر [illegible] دل
کر دیے اطعمہ یہ کہ کے اُنھون [illegible]یم

فرش خواب اُنکے لیے حجرے مین جا بچھوا[illegible]
آگے کہتے ہین یہ راوی بروایات ضمیم

کہ ہوا وارد اسی آن مین حارث ملعون
نہین بیخبر کہ تشویش مین ہو تجھسی فہیم

تھا کہان صبح سے تو اب تئین ای خانہ خراب
ہو گیا آجکی شب جس کے سبب مین سقیم

اور تکی تالاش و تجسس مین یہ پایا آزار
ساتھ ہیو نہ مرے کوئی جلو دار ندیم

بیٹے مسلم کے محمد کے جگر کے ہین لخت

نا ہین ڈالے ہین گیسون اپنی اقامت کا زرت
تیرہ کرتا ہے عبث اپنی تو عقبیٰ کی گلیم

اُس لعین نے کہا ان باتون سے مجکو کیا کام
ہم سپاہی ہین سمجھتے نہین کچھ دین اسلام
جلد لا واسطے میرے تو جو حاضر ہو طعام
کام وہ کیجیے حاصل ہو کہ جس سے زر و سیم

زن بیچارہ غرض کھانے کو آگے لائی
چارپائی کو منگا اُن نے وہین بچھوائی
زہر مار اُن نے کیا جب تو اُسے نیند آئی
سو رہا اُسپہ وہ ملعون بچھا فرش ادیم

آگے یون راوی جانسوز کرے ہے گفتار
ایک انہین سے جگا دوسرے کو رو کر زار
دونون بھائی جو وہ سوتے تھے بیک حجرۂ تار
کہا آتا ہے نظر صبح یہ گردن ہو دو نیم

خواب مین دیکھون ہون مین کیا کہ رسول مقبول
کیون کیا یہ کہ دو فرزند دل و جان سے ملول
کہتے ہین باپ ہمارے کہ ترے دل ہے بتول
پھرتے ہین حیران و پریشان جو ہیہات غنیم

یہ سخن سنکے سراسیمہ ہوا اُن نے بھی کہا
ایک سے ایک گلے لگ کے رو کے پھر ایسا
خواب مین مین نے بھی یہی اے جان برادر دیکھا
کہ ہوا خواب سے بیدار وہ ملعون لئیم

ہو پراشفتہ زن اپنی سے لگا کرنے سخن
تاکہ معلوم کرون مرد کوئی ہے یا زن
اے دغاباز چراغ اٹھ کے تو کر لا روشن
کسکی آتی ہے صدا کون ہے اس گھر مین مقیم

زن بیچارہ نے اُسکو نہ دیا سنکے جواب
حجرے مین دیکھے تو دو طفل ہین رشک مہتاب
لایا اُٹھکر وہ چراغ آپ ہی باخشم و عتاب
اشک آنکھون سے رواں اُن کی مثال تسنیم

دیکھ کر اُنکو کیا حارث ملعون نے سوال
اُس لعین کو بھی اُنھون نے جو کیا دوست خیال
کون ہو تم جو دیا حسن اقامت یان ڈال
بولے ہم دونون ہین مسلم کے ستم دیدہ یتیم

تھرتھرا کر لگا کہنے سنا یہ جس دم
آخرش دونون کے گیسو مین گرہ دے باہم
یارو رخانہ و من گرد جہان مسکدم
مارا ایک ایک طمانچہ نہ خدا کا کر بیم

در کو اس حجرے کے محکم کیا دے کر زنجیر
آخرکار کہ جو وقت ہوئی رات اخیر
سو رہا اپنی جگہ آن کے پھر وہ بے پیر
لیچلا صبح اُنھین مارنے گردن وہ لئیم

دوڑی وہ مومنہ روتی ہوئی اُنکے دنبال
دین کو واسطے دنیا کے نہ کھو تو چنڈال
لگی کہنے کہ نہ کر قتل کا اُنکے تو خیال
اے شقی لعین ترے کچھ بھی خدا کا ہے بیم

قربا مین ہین محمد کے یہ دونون مظلوم
باز آ اس عمل زشت سے اے مرتد شوم
لیچلا اُن کو ثواب کاٹنے اُن کا حلقوم
مت ہو محشور قیامت مین تو با اہل جحیم

www.emarsiya.com

سنکے یہ بات غضبناک ہو وہ تخم حرام
زن کو مجروح کیا تیغ علم کر زن بے

اسمیں بہو بچا زن بیچارہ کا فرزند و غلام
کہا اُن دونوں نے اے آل محمد کے عدو

باز اس فعل سے آ ماں خدا کو جلاد
عاقبت اپنی نہ دے واسطے زر کے برباد

سن کے یہ حرف برآشفتہ ہوا بد بنیاد
ماری شمشیر کہ بہو بچے وہ بجنات نعیم

راوی کہتا ہے کہ اب آگے کہوں کیا ہیہات
لیگیا دونوں یتیموں کو سوے آب فرات

قتل جب کرنے لگا اُنکے تئیں وہ بدذات
بولے وہ اُسکے تئیں کرکے سلام و تسلیم

رحم کر ہم پہ تو اب بہر خدا اے بدخو
یوں ہی گردن سے تو کاٹ ہمارے گیسو

بیچ لے ہاتھ کسی شخص کے جا کر ہم کو
مدعا قتل ہمارے سے اگر ہے زر و سیم

سن کے یہ کہنے لگا دونوں کو وہ دشمن دین
رحم کر جا ہو تو یکندرہ مرے دل میں نہیں

غرض اُن دونوں یتیموں پہ ہوئی موت یقین
چپ ہوئے ہو کہ وہ راضی برضا تسلیم

آخر کار جو بے رحم نے کھینچی تلوار
کہا ہر ایک نے اُس سے یہی رو رو کر زار

خوف اتنا نکر اب پہلے تو مجکو ہی مار
دیکھ سکتا میں نہیں بھائی کی گردن پہ

آگے کیا اُسکے ستم کو میں کہوں وا ویلا
جسطرح دونوں یتیموں کے تئیں قتل کیا

جس کا تھا نام محمد اُسے پہلے مارا
پھر جدا تن سے کیا اُن نے ابراہیم

راوی کہتا ہے کہ جب کاٹ لیے اُنکے سر
دو میں دریا میں دیا ڈال تنوں کو

سینے لگاکے چھاتی سے چھاتی کو ملایک دیگر
آخر الامر پہ آب وہ مظلوم یتیم

آج سودا ہمیں تو خوب رُلایا تو نے
دل سے ہر ایک کی شادی کو جلایا تو نے

کہکے یہ مرثیہ جیسا کہ پڑھایا تو نے
حشر میں اسکی جزا دیوے تجھے رب کریم

مرثیہ دیگر

گردوں پر از خروش و فغان وامصیبتا
شیون در درون کون و مکان وامصیبتا

آفاق بزم ماتمیان وامصیبتا
عالم تمام گریہ کنان وامصیبتا

خلقت نے شکل جوں مہ نو خاک سے ملی
دنیا کی جیب چاک ہی جوں گل کی ہو گئی

ہر شہر کوچہ کوچہ و ہر دہ گلی گلی
واحسرتا جو یاں ہی تو واں وامصیبتا

کرتے ہیں سر پہ خاک اٹھاتے ہیں یہ تلک
زیر زمیں عجب نہیں آجائے گر فلک

www.emarsiya.com